# بابی یا بہائی مذہب

یہ فتنہ اگرچہ پُرانا ہے۔ مگر چونکہ کبھی مقابل پر نہیں آیا۔ اس لئے دبا رہا۔ اور اس کی تردید و تنقید کی بھی چنداں ضرورت پیش نہ آئی۔ مگر چند سالوں سے دو تین شخصوں کے بابی ہو جانے کے باعث اس کا چرچا ہوا ہے اور چونکہ بابیوں کا وطیرہ ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ بظاہر بھیڑ اور صلح کل بنتے ہیں لیکن باطن میں بھیڑیئے۔ اور نسلِ انسانی اور حق کے دشمن قاتل ہیں۔ اور بالخصوص اسلام اور بانیٔ اسلام کے دشمن ہیں۔ اور بظاہر اپنے تئیں مسلمان بتاتے ہیں۔ اس لئے ان کے کذب اور طمع سازی کی پردہ دری کرنے کے لئے ان کی کُتب سے ان کے مذہب کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ تاکہ لوگ ان کے دھوکہ میں نہ آویں۔

اِن میں ایک بڑا مرض یہ بھی ہے کہ اپنی کتب کی اشاعت عام نہیں کرتے جس طرح قرآن کریم بوجہ ایک کامل اور سچی شریعت ہونے کے دُنیا کے ہر گوشہ میں اور صدہا زبانوں میں اشاعت پا رہا ہے اور کوئی مسلمان بھی قرآن کریم کو پیش کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ اس طرح بابی اپنی کتابوں کو شائع نہیں کرتے بلکہ ڈرتے ہیں۔ تاہم بڑی دقت اور مشکل سے جناب مولوی فضل دین صاحب وکیل نے ان کی کُتب کو دستیاب کرکے یہ ذخیرہ بہم پہنچایا ہے۔

## بہاء اللہ کا دعویٰ خُدائی

بابی یا بہائی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں حالانکہ بہاء اللہ کی اصل کتابوں کی رو سے وہ اسلام سے کوسوں دُور ہیں۔ اِس کے ثبوت میں ہم اولاً بہاء اللہ کا دعویٰ خُدائی کے ۲۰ حوالجات پیش کرتے ہیں دعویٰ خُدائی اور اسلام ایک جگہ ہرگز جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۔ کتاب اقدس مطبوعہ مطبع ناصری بمبئی کے صفحہ ۱۶۲ پر جناب بہاء اللہ اپنے ایک مُرید کو خطاب کرکے لکھتے ہیں:۔

يَا أَكْبَرُ يَذْكُرُكَ مَالِكُ الْقَدَرِ فِي حِيْنِ أَحَاطَتْهُ الْأَحْزَانُ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالرَّحْمٰنِ

کہ اے اکبر! تجھ کو قضاو قدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے جبکہ اس کو غموں نے گھیرا ہوا ہے۔

اِس عبارت میں قضاو قدر کے مالک سے مراد بہاء اللہ خود ہے اگر دعویٰ خُدائی نہ ہوتا تو اپنے تئیں قضاو قدر کا مالک نہ کہتے۔

۲۔ کتاب اقدس صفحہ ۲۲۵۔

اَلَّذِيْ يَنْطِقُ فِي السِّجْنِ الْأَعْظَمِ أَنَّهُ لَخَالِقُ الْأَشْيَاءِ وَمُوْجِدُ الْأَسْمَاءِ قَدْ حَمَلَ الْبَلَايَا لِإِحْيَاءِ الْعَالَمِ وَإِنَّهُ لَهُوَ الْاِسْمُ الْأَعْظَمُ الَّذِيْ كَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ أَزَلِ الْآزَالِ۔ کہ وہ شخص جو

عکّہ کے بڑے قید خانہ میں ہوتا ہے (یعنی خود بہاء اللہ) وہ تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی ان کا ایجاد کرنے والا بھی ہے۔ اُس نے مصیبتوں کو دُنیا کے زندہ کرنے کے لیے اپنے اوپر اُٹھایا اور اسمِ اعظم ہے جو ہمیشہ سے مخفی تھا۔

۳۔ یہ بہاء اللہ خود عکّہ کے قید خانہ میں سے اپنے متعلق لکھ رہا ہے یہ الفاظ قابلِ غور ہیں :۔
وَ الْکِتٰبُ یَقُوْلُ قَدْ جَآءَ مُنْزِلِیْ (کتاب اقدس ص۲۳۰) کہ کتاب بیان پُکار کر کہہ رہی ہے کہ میرا اُتارنے والا آگیا ہے۔

یہ کتاب بیان خُدا کی طرف سے اُتاری ہوئی بتلائی جاتی ہے بہاء اللہ کہتا ہے کہ اس کے اُتارنے والا میں آگیا ہوں۔

۴۔ یَا عِیْسٰی اِفْرَحْ بِمَا یَذْکُرُکَ مَالِکُ الْعَرْشِ وَ الثَّرٰی (کتاب اقدس ص۵۰) یہ بہاء اللہ کے خط بنام مُرید کا ایک فقرہ ہے۔ اس میں عرش و فرش کا مالک بہاء اللہ اپنے تئیں قرار دیتا ہے۔

۵۔ کتاب اقدس صفحہ ۶۹ پر بہاء اللہ نے محیطِ کل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو خدا کی صفت ہے۔

۶۔ کتاب اقدس صفحہ ۵۸ پر مُہیمن۔ قیوم۔ رسولوں کو بھیجنے والا اور معبود ہونے کا دعویٰ کیا ہے

۷۔ کتاب اقدس صفحہ ۱۸۸ پر عالم کل یعنی محیطِ کل عالم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

۸۔ کتاب اقدس باب شریعت میں عیسائیوں کے عقیدہ کی طرح انسانی ہیکل میں خُدا تھے کیونکہ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ انسانوں کی ہر حال میں مدد کرنے پر قادر ہوں۔ اور یہ صرف خُدا کا کام ہے۔

۹۔ کتاب اقدس بابِ شریعت میں تمام بادشاہوں کو پیدا کنندہ قرار دیا ہے۔ اور یہ صفات خدائی ہیں۔

۱۰۔ کتاب اقدس صفحہ ۱۱۵ پر ہے یَذْکُرُوْنَ نُقْطَةَ الْبَیَانِ وَ یَفْتُوْنَ عَلٰی رُسُلِہٖ وَیُقِرُّوْنَ الْاٰیَاتِ وَیُنْکِرُوْنَ مُنْزِلَھَا۔ اس میں بہاء اللہ بانی گروہ کے اس حصہ کو جو بہاء اللہ کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتا۔ مخاطب کرکے اپنی حیثیت یہ قرار دیتے ہیں کہ باب کو بھیجنے والے اور اس پر کتاب بیان اُتارنے والے خود بہاء اللہ ہیں اور کتاب اور رسول کا اُتارنا خُدا کا کام ہے۔

۱۱۔ کتاب مبین پہلا باب سورۃ الہیکل ص۳۸ میں بہاء اللہ اپنے منکروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اِیَّاکُمْ اِنْ تَفْعَلُوْا بِیْ مَا فَعَلْتُمْ بِمُبَشِّرِیْ اِذَا نُزِّلَتْ عَلَیْکُمْ اٰیَاتُ اللّٰہِ مِنْ شَطْرِ فَضْلِیْ لَا تَقُوْلُوْا اَنَّھَا مَا نُزِّلَتْ عَلَی الْفِطْرَةِ اِنَّ الْفِطْرَةَ قَدْ خُلِقَتْ بِقَوْلِیْ۔ اس میں بہاء اللہ نے اپنے تئیں خالقِ فطرت بیان کیا ہے اور یہ صفت خُدائی ہے۔

۱۲۔ کتاب مبین ص۲۹۵ میں بہاء اللہ کہتے ہیں۔ حَمَلْنَا الشَّدَآئِدَ مِنْ کُلِّ ذَلِیْلٍ بَعْدَ اِذْ کَانَ فِیْ قَبْضَتِنَا مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ کہ ہم نے ہر ایک ذلیل سے ذلیل آدمی سے تکلیفیں اُٹھائی ہیں باوجودیکہ تمام آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

۱۳۔ کتاب مبین ص۳۳۳ (الاقدس الاعظم) میں بہاء اللہ لکھتے ہیں کہ :۔ یہ کتاب اُتاری گئی ہے

عزیز حکیم کی طرف سے جو کہتا ہے کہ میں عکّہ کے قید خانہ میں قید ہوں۔ (۱۴) اقتدار صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں کہ قلم اعلیٰ نے اسی طرح پر نطق فرمایا جبکہ مخلوق کا قدیمی مالک ظالموں کی شرارت سے قید خانہ میں پڑا تھا۔ اس میں بہاء اللہ مالک قدیم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

۱۵۔ اقتدار صفحہ ۱۱۴ میں لکھتے ہیں کہ:۔ بہاء اللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے، لیکن جب کوئی شخص اس کے باطن کی طرف غور کریگا تو آسمانوں اور زمینوں کی کل مخلوق کا اس کو محافظ پاتا ہے۔ ۱۶۔ اقتدار صفحہ ۱۶۲ پر لکھتے ہیں۔ "اے مخاطب دیکھ! خدا کا فضل اس حد تک پہنچا ہے کہ تو اپنے گھر میں آرام سے ہے اور خدا تعالیٰ جو بے حد مصیبتوں میں مبتلا ہے قید خانہ میں تجھ کو یاد کرتا ہے"۔

مشتے از خروارے حوالجات سے بخوبی ظاہر ہے کہ جس طرح عیسائی مسیح کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ کامل انسان بھی تھے اور کامل خدا بھی تھے۔ جو دنیا کو نجات دینے کے لئے انسانی شکل میں ظاہر ہوتے تھے اسی طرح بہاء اللہ بھی اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔

اس بات سے کبھی دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ بہاء اللہ کی کتابوں میں ایسی عبارتیں بھی موجود ہیں جن میں وہ اپنے تئیں انسان بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ خدائی کا دعویٰ کرنے والے جیساکہ بہاء اللہ سے پہلے کئی گزر چکے ہیں اسی رنگ میں دعویٰ کرتے ہیں کہ اس میں کچھ نہ کچھ معقولیت کا رنگ بھی لوگوں کو نظر آتے۔ کیونکہ ان کی ظاہری حالت کھانے پینے بگنے موتنے اور بشری لوازمات ایسے موانع ہیں جکے ہوتے ہوئے خصوصاً اس زمانہ میں کوئی بھی خالص خدا نہیں منوا سکتا۔ جیساکہ عیسائی اب عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق انسانی ہیکل اور خدائی صفات ملا جلا کر ایسا گورکھ دھندا پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر بہائی امریکہ اور یورپ کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ اسی دوعملی کے رنگ سے بہاء اللہ نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اپنی کتاب مبین صفحہ ۳۰۵ پر لکھتا ہے قَدْ ظَهَرَتِ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ سَتَّرَهَا الْاِبْنُ اِنَّهَا قَدْ نُزِّلَتْ عَلٰى هَيْكَلِ الْاِنْسَانِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ تَبَارَكَ الرَّبُّ الَّذِيْ هُوَ الَّذِيْ قَدْ اَتٰى بِمَجْدِهِ الْاَعْظَمِ بَيْنَ الْاُمَمِ۔ کہ وہ کلمہ ہے جسے بیٹے نے پردہ میں رکھا تھا وہ ظاہر ہوگیا ہے اور وہ اس زمانہ میں ہیکل انسانی پر اُترا ہے۔ مبارک ہے وہ رب جو اپنی عظمت کے ساتھ امتوں کے درمیان آیا ہے۔

اس حوالہ میں بہاء اللہ نے وہی باپ۔ بیٹے۔ روح القدس کا گورکھ دھندہ پیش کر کے خدا اور انسان کو ہر دو حالتوں میں پیش کر کے دھوکہ دیا ہے۔ پس جہاں باقی لوگ بہاء اللہ کی انسانیت والی عبارتیں پیش کریں وہاں ان کو یہ حوالہ پیش کر کے ملزم کرنا چاہیئے اور یہ سب کچھ عیسائیوں کی کاسہ لیسی ہے یا عیسائیوں کو پھنسانے کی ترکیب ہے کیونکہ وہ اس قسم کا لچر عقیدہ رکھنے کے عادی ہیں۔

۱۷۔ کتاب ادعیہ ۱۵۹، ۱۶۷ میں بہاء اللہ ملاء اعلیٰ کو حکم کرتا ہے اِن دِنوں تمام مخلوقات کے رب بہاء اللہ کی زیارت کرلو۔ اس کا طواف بھی۔

۱۸۔ الواح مبارکہ صفحہ ۱۱۴ میں ایران کے بادشاہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے بہاء اللہ لکھتے ہیں: "حال آنکہ شانِ حق نیست کہ بہ نزد احدے حاضر شود چہ کہ جمیع از برائے اطاعت او خلق شدہ اند

ولکن نظر باین اطفال صغیر و جمعی از نساء کہ ہمراز یار و دیار دُور ماندہ اند۔ ایں امر را قبول نمودیم" یعنی خدا کی شان نہیں کہ کسی کے پاس جاتے مگر دُور افتادہ بچوں اور عورتوں کی خاطر مَیں نے ایسا کرنا پسند کیا ہے۔

۱۹۔ اقتدار کے ص ۱۳۰ پر لکھتے ہیں:۔ "ونفسی عندی علم ما کان وما یکون" کہ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ مجھے گزشتہ اور آئیندہ سب کا علم ہے۔ اس میں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ ہے۔

۲۰۔ الواح مبارکہ کے صفحہ ۱۵۴ میں اپنے مُریدوں کو کہتے ہیں:۔

(ترجمہ یہ ہے) " اے اللہ کے دوستو! تم فرشِ راحت پر آرام نہ کرو۔ جب تم نے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لیا۔ اور جو مصائب اس پر وارد ہیں۔ اُن کو سن لیا۔ تو اس کی مدد کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

## بہاء اللہ کے نزدیک آنحضرتؐ اور دوسرے انبیاءؑ کا درجہ

بابی یا بہائی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں یا آپ کو افضل الانبیاء مانتے ہیں۔ مگر چونکہ ان میں بھی شیعوں کی طرح تقیہ جائز ہے۔ اِس لئے اِس دھوکا دہی کو بھی وہ مذہباً جائز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب بالکل جھوٹ ہے۔ اس کے لئے ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ کتاب ایقان صفحہ ۲۰۲ میں بہاء اللہ علی محمد باب کے متعلق لکھتا ہے:۔

قدر ورتبہ آنحضرت باب را ملاحظہ فرما کہ قدرش اعظم از کل انبیاء و امرش اعلیٰ و ارفع از عرفان و ادراک کل اولیاء است"۔ اس میں باب کو بہاء اللہ نے اپنے متعلق صرف بشارت دینے والا ظاہر کیا ہے۔ تو جب خود دعویٰ خدائی کیا۔ تو ظاہر ہے کہ اپنے تئیں اولیاء سے کس قدر بزرگ تر سمجھتا ہوگا۔ چنانچہ ذیل کے حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

۲۔ بہاء اللہ اپنی کتاب مبین لوح رئیس میں صفحہ ۱۳۵ کی ایک طویل عبارت میں لکھتا ہے کہ آنحضرتؐ کا قول مَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ کہ اے خدا جیسا حق تھا۔ ہم نے تجھے نہیں پہچانا اگر وہ پُرانے زمانے میں ہوتے۔ تو فوراً بول اُٹھتے کہ اے رسولوں کے مقصود! ہم نے تجھ کو پہچان لیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کا یہ قول کہ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی (البقرہ: ۲۶۱) کہ اے رب دکھا کہ تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو ان کو جواب ملا۔ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؟ (البقرہ: ۲۶۱) کیا تو اس بات پر ایمان نہیں لایا؟ عرض کیا۔ وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (البقرہ: ۲۶۱) اطمینان قلب کے لئے۔ اگر ابراہیمؑ میرے زمانے میں ہوتے تو اقرار کرتے کہ میرا دل مطمئن ہو گیا۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا کہ رَبِّ اَرِنِیْ وہ بھی میرے زمانے میں ہوتے تو اُن کی مراد پوری ہوتی"۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ بہاء اللہ تمام نبیوں کے متعلق اپنا زمانہ مبارک قرار دیتا ہے۔ (۳) مُبین ص ۹ لوح مُلک روس میں بہاء اللہ لکھتے ہیں: "قَدِ ارْتَفَعَتْ اَیَادِی الرُّسُلِ بِلِقَائِیْ" کہ تمام رسولوں کے ہاتھ میری زیارت کے لئے اُٹھتے ہیں۔

۳- مبین صفحہ ۹۷ - "مَا اَنْزَلْتِ الْكِتَابُ اِلَّا لِذِكْرِيْ" کہ رسولوں پر جو تمام کتابیں نازل ہوئی ہیں اُن کے نازل کرنے سے صرف میری ذات کا ذکر کرنا مقصود تھا۔ (۴) مبین صفحہ ۱۲۸ - ظَهَرَ بِشَانٍ مَا ظَهَرَ فِي الْاِبْدَاعِ شِبْهُهٗ كَمَا رَأَيْتُمْ وَسَمِعْتُمْ. کہ بہاء اللہ اس شان سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ بےنظیر ہے۔ جیسا کہ خود تم نے اس کو دیکھا اور سُنا ہے۔

۵- المبین پہلا باب سورۃ الہیکل ص۵ - "يَعْتَرِضُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ شَعْرَةٌ مِّنْهُ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِمَّنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کہ تم اس پر اعتراض کرتے ہو کہ جس کا ایک بال خدا کے نزدیک آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوقات سے بہتر ہے۔ (آسمان و زمین کی مخلوقات میں ملائکہ رُسل سے افضل ہونے کا دعویٰ)۔

۶- مبین ۳۶ الوح رئیس - "مَا لَكُمْ اَعْرَضْتُمْ عَنْ ذَا الَّذِيْ خُلِقْتُمْ لِاَمْرِهٖ" - اے لوگو تمہیں کیا ہوگیا۔ جو اِس ذات (بہاء اللہ) سے روگردانی کرتے ہو۔ جس کے حکم سے تم کو پیدا کیا گیا ہے۔

۷- کتاب اقدس صفحہ ۵۷ - "اِنَّا خَلَقْنَا الْخَلْقَ لِهٰذَا الْيَوْمِ" کہ ہم نے تمام مخلوقات کو بہاء اللہ کے ظہور فرمانے کے دن کے لئے پیدا کیا ہے۔

۸- مبین صفحہ ۳۱۵ "لَوْلَاهُ مَا نُزِّلَ الْوَحْيُ فِيْ اَزَلِ الْاَزَالِ" کہ اگر یہ بہاء اللہ نہ ہوتا۔ تو ازل سے ابد تک کسی پر بھی وحی کا نزول نہ ہوتا۔

۹- بہاء اللہ اپنی کتاب ادعیہ محبوب صفا ص۱۹۵ میں باب کی نسبت لکھتا ہے کہ "اِنَّهٗ سُلْطَانُ الرُّسُلِ" باب تمام رسولوں کا بادشاہ ہے یہ دوسری طرف باب کی عبارت الواح مبارکہ ص۱۱ میں بہاء اللہ نے نقل کی ہے کہ

"محمد رسول را مبعوث مے فرمودیم"

کہ آنحضرتؐ کو مَیں نے مبعوث کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ باب رسولوں کا بادشاہ اور آنحضرتؐ کو نبی بنا کر بھیجنے والا مانا جاتا ہے تو بہاء اللہ جو اپنی کتاب اقدس ص۱۱۵ - ص۱۹۵ میں لکھتا ہے کہ باب کو بھیجنے والا میں ہوں۔ اِس کے مقابلہ میں آنحضرتؐ اور دوسرے انبیاءؑ کا کیا درجہ ہو سکتا ہے؟

## شریعت بابیہ نے شریعت محمدیہؐ کو منسوخ کر دیا

اہل بہاء کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں جو وعدہ قیامت کا دیا گیا ہے وہ وعدہ پورا ہو چکا ہے۔ انکے نزدیک قیامت صغریٰ سے مراد علی محمد باب کا زمانہ ہے۔ جو ۱۲۶۶ھ میں مارا گیا۔ اور قیامت کبریٰ سے مراد بہاء اللہ (مرزا حسین علی ایرانی) کا زمانہ ہے۔ جو ۱۳۰۹ھ میں فوت ہوا۔ چنانچہ بہائیوں کی مسلمہ کتاب بحر العرفان کے صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے "قیامت صغریٰ ظہور حضرت اعلیٰ روح ماسوای فداہ بودہ کہ در سن ستین ظاہر شدہ و قیامت کبریٰ ایں ایام است کہ دریں قیامت جمال قدم جل ذکرہ الاعظم ظاہر گردیدہ" اسی طرح کتاب نقطۃ الکاف ص۲۹ میں جو بابیوں اور بہائیوں کی معتبر کتاب ہے۔ لکھا ہے کہ "مراد از قیامت قیام وظہور اُوست" کہ قیامت سے علی محمد باب کا ظاہر ہونا مراد ہے۔ تو اب یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم کی مقررہ

قیامت باب اور بہاء اللہ کی آمد پر آگئی۔ تو اب جہاں کہیں بھی قیامت کا لفظ قرآن میں ہے ۔اس سے باب اور بہاء اللہ مراد ہے ۔اس سے آگے نیا دَور ہوگا۔ اب وہ حوالے پیش کئے جاتے ہیں کہ جن سے باب اور بہاء اللہ کے آنے سے شریعت محمدیہ منسوخ ہوگئی۔

۱۔ بحر العرفان صفحہ ۱۱۵ :۔ "حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَحَرَامُ مُحَمَّدٍ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ" یعنی آنحضرتؐ کے حرام حلال کئے ہوئے قیامت یعنی آمد باب اور بہاء اللہ تک حرام حلال تھے۔ اب نیا دور ہے۔

۲۔ بحر العرفان صفحہ ۱۱۷ :۔ "میگویند قائم کہ ظاہر مے شود ۔بشریعت مقدسہ نبوی رفتار مے فرمایند واحکام را تغیر و تبدل نمے دہد و برہم نمے زند پس ظاہر مے شود از برائے چہ و شغلش چیست"

یعنی شیعہ جو کہتے ہیں کہ جب قائم آل محمد ظاہر ہوگا تو آنحضرت صلعم کی مقدس شریعت کا پیرو ہوگا اور احکام شریعت میں کوئی تبدیلی نہیں کریگا تو ہم اہل بہاء کہتے ہیں کہ اگر قائم نے آکر شریعت میں کوئی تبدیلی نہیں کرنی تھی تو اس کا آنا کس لئے اور اُس کے آنے سے کیا مطلب ؟

مدعا یہ کہ قائم آل محمد (علی محمد باب) کے آنے کی تو غرض ہی یہ ہے کہ وہ شریعت اسلامی کو منسوخ کرکے ایک نئی شریعت کو قائم کرے۔

۳۔ بحر العرفان صفحہ ۱۱۸ :۔ "البتہ شکے نیست کہ بدیں و آئین جدید ظاہر مے شود"۔ کہ اس میں ذرا شک نہیں کہ قائم آل محمد نیا دین اور نیا طریقہ لیکر آئے گا۔

۴۔ بحر العرفان صفحہ ۱۲۶ :۔ "اینکہ جمیع ادیان را یکے مے فرمائید یعنی نسخ مے فرمائید شریعت قبل را"۔ یعنی وہ قائم آل محمد تمام دینوں کو ایک یعنی پہلی شریعت (شریعت محمدیہ) کو منسوخ کردیگا۔

۵۔ بحر العرفان صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے کہ نماز کا حکم جو قرآن میں ہے وہ سنہ ۱۲۶۱ھ تک ہے۔ اس کے بعد اسلامی نماز کا حکم منسوخ ہوگا۔ اور اس وقت نئی شریعت اور نئے احکام جاری ہوں گے۔

۶۔ اسی طرح بحر العرفان صفحہ ۱۳۵ و کتاب الفرائد صفحہ ۲۸۲ وصفحہ ۳۰۲ ونقطۃ الکاف ص ۱۵۰ سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلامی منسوخ اور نئی شریعت بابیہ قابل عمل ہے۔

## شریعت بابیہ وبہائیہ کی اتباع کرنے کی تاکید

۱۔ بہاء اللہ اپنی کتاب ادعیہ محبوب صفحہ ۱۰۵ میں لکھتے ہیں "یَا قَوْمِ فَاتَّبِعُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ الَّتِیْ فُرِضَتْ فِی الْبَیَانِ مِنْ لَّدُنْ عَزِیْزٍ حَکِیْمٍ قُلْ اِنَّهٗ لَسُلْطَانُ الرُّسُلِ وَکِتَابُهٗ لَاُمُّ الْکِتَابِ"۔ اس حوالہ میں کتاب البیان کو تمام کتابوں کی ماں اور اس کی اتباع کرنے کا حکم ہے۔

۲۔ کتاب ایقان مصر صفحہ ۱۶۲ پر بہاء اللہ لکھتے ہیں :۔ "در عہد موسیٰ تورات بود و در زمن عیسیٰ انجیل و در عہد محمد الرسول اللہ فرقان ۔ و در ایں عصر بیان ۔صاف نسخ قرآن موجود ہے۔

۳۔ کتاب اقدس ص ۱۶ میں لکھتے ہیں کُنْ ---- "اِنَّ هٰذَا کِتَابِیَ الَّذِیْ اِذَا نُزِّلَ خَضَعَتْ لَهٗ کُتُبُ الْعَالَمِ"

اے میرے متبع! میری کتاب کو پکڑلے جس کے اُترنے پر دُنیا کی تمام کتابیں اس کے سامنے سرنگوں ہیں۔ یعنی اللہ کی کتابیں اس کے آنے سے منسوخ ہوگئی ہیں۔

۴۔ اسی طرح کتاب مُبین کے صفحہ ۲۰۷ و کتاب اقتدار صفحہ ۳۴۴ و مکاتب عبدالبہاء کی تیسری جلد صفحہ ۵۰۰ سے نسخ شریعت محمدیہ ثابت ہے۔

## شریعت بابیہ و بہائیہ کے منکروں پر فتویٰ کفر

بائی صلح کل ہونے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ مگر ذیل کے فتووں سے انکی حقیقت ظاہر ہے۔

(۱) علی محمد باب نے رُوح المعانی میں محمد بغداد و شہاب الدین السید محمود السنوسی کے نام خط میں لکھا کہ جب تک تم البیان کی شریعت کے احاطہ میں داخل نہ ہو جاؤ خدا تمہارے اعمال کچھ بھی قبول نہ کریگا خواہ تم ہر ایک چیز قربان کر دو۔ اور سب کچھ خرچ کر دو تو خُدا ہرگز تم سے راضی نہ ہوگا۔ سوائے اس تعلیم کے ذریعہ جو مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ جو لوگ میرے اس دین میں داخل نہ ہونگے۔ ان کی وہی حالت ہے جیسی اُن کی جو اسلام کے زمانہ میں اسلام میں داخل نہ ہوتے تھے (یعنی کفار) آج مسلمانوں کو اِن کا دین اور اعمال اس طرح نفع نہ دینگے جس طرح محمد رسول اللہ کے مبعوث ہونیکے بعد یہود و نصاریٰ کو ان کا دین کوئی نفع نہیں دے سکتا۔

۲۔ کتاب اقدس صفحہ ۲۴۸ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں۔ "اِنَّهٗ يأخذ من كفر به و يعذّب الّذين انكروا ماظهر" کہ خدا ہر اس شخص سے مؤاخذہ کریگا۔ جس نے اس بات کو نہ مانا اور انکو عذاب دیگا جنہوں نے اِن باتوں کا انکار کیا ہو اسی طرح کتاب البین صفحہ ۱۸۱ پر منکرین بہائیت کو گمراہ اور کتاب البین کے صفحہ ۳۰۲ پر مکذبینِ بابیت کو خاسرین اور الواح مبارکہ ص۱۴۷ میں مکذبین کو دوزخی کہا ہے۔

## چند احکام شریعت بابیہ

۱۔ (البیان باب دھم من الواحد الرابع باب۱۰ جز ا ص۴) کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ باب کی کتاب البیان کے سوا کوئی دوسری کتاب پڑھے یا پڑھائے اور یہ کہ جس قدر علوم متداولہ ہیں۔ انکو حاصل کرے۔ یا آگے اُن کی تعلیم دے۔

۲۔ سوائے اِن کتب کے جو بابیہ مذہب کی تائید میں ہیں۔ باقی سب کتب کو دُنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ (البیان باب السادس من الواحد السادس باب ۶ جز ا ص۶)۔

۳۔ جو لوگ علی محمد باب پر ایمان نہیں لاتے وہ پلید اور واجب القتل ہیں۔ دیکھو نقطۃ الکاف مقدمہ ف۔ "ضربِ اعناق و حرقِ کتب و اوراق و ھدم بقاع و قتلِ عام اِلَّا مَن اٰمَنَ وَ صَدَّقَ بُوْد" کہ حضرت باب کا یہی حکم ہے کہ جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کی گردنیں اُڑا دی جائیں۔ اُن کا قتل عام کیا جاوے۔ علوم و فنون اور مذاہب عالم کی سب کتابیں جلا دی جائیں۔ اور ان کا ہر ایک ورق نذر آتش کیا جاوے

اور تمام مقامات مقدسہ اور قبور انبیاء وغیرہ سب گرا دیئے جائیں۔ تاکہ بابی مذہب کے سوا اور کوئی مذہب دُنیا میں نہ رہے۔

۴۔ کتاب فروع میں علی محمد باب نے اپنے مُریدوں کو یہ حکم دیا ہوا تھا کہ "اے اصحاب ہر چہ را در بازار گرفتید۔ بیاورید من نظر نمایم تا حلال شود" یعنی ہر ایک حرام چیز باب کے نظر کرنے سے حلال ہو جاتی ہے۔

اس حکم کی تفصیل نقطۃ الکاف صفحہ ۱۴۱ و صفحہ ۱۵۰ میں ملتی ہے کہ مریدین بغیر اجازت دکانوں سے چیزیں اُٹھا لیتے تھے اور علی محمد باب کے سامنے لاکر اس کی نظر سے گذار کر حلال کرا لیتے۔

۵۔ دلائل العرفان صفحہ ۲۴۷ مصنفہ مرزا حیدر علی بابی میں لکھا ہے۔ "الباب التاسع من الواحد التاسع فی حرمۃ صلوٰۃ الجماعۃ الا صلوٰۃ المیت" برخلاف شریعت اسلام کے نماز باجماعت سوائے نماز جنازہ کے حرام ٹھہرائی گئی ہے۔

۶۔ نقطۃ الکاف صفحہ ۲۳۰ میں مرزا جانی بابی لکھتے ہیں کہ میں نماز جمعہ پڑھا کرتا تھا مگر جب علی محمد باب نے دعویٰ کیا اور اپنی کتاب فروع میں نماز جمعہ کو حرام ٹھہرایا تو میں نے نماز جمعہ چھوڑ دی۔

۷۔ کتاب اقدس حکم ۱۳۲ عربی میں لکھتا ہے کہ باب نے لڑکے اور لڑکیوں کے معاملۂ نکاح میں کسی ولی یا کسی وکیل یا گواہ کی ضرورت نہیں رکھی۔ بلکہ لڑکے لڑکی کی باہمی رضامندی کافی رکھی ہے لیکن بہاء اللہ ان کی رضامندی کے ساتھ والدین کی رضامندی بھی ضروری قرار دیتا ہے اور ہر دو متضاد حکموں سے ظاہر ہے کہ باب اور بہاء اللہ دونوں کے حکموں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کا منبع ایک نہیں ہے اور دونوں حکم خود ساختہ ہیں۔

ان مشتے از خروارے احکام سے شریعتِ بابیہ کے غیر معقول ہونے کا بخوبی پتہ لگ جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ان سے نسخِ شریعتِ محمدیہ کا ادعا بھی ثابت ہے۔ مزید چند حوالے بھی ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

## بہاء اللہ کی تعلیم اسلام کے خلاف

اسلام کی تعلیم ہے کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی معبود نہیں۔ مگر اس کے بالمقابل بہاء اللہ کی تعلیم ملاحظہ ہو۔

۱۔ اطرازات اطراز ششم صفحہ ۱۳ مطبوعہ آگرہ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں۔ "اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا الْمُھَیْمِنُ الْقَیُّوْمُ" پھر

۲۔ تجلیات (تجلی چہارم) صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں:۔ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ وَاِنَّ مَا دُوْنِیْ خَلْقِیْ اِنَّ یَا خَلْقِیْ اِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ کہ میں خدا ہوں۔ میرے سوا تمام مخلوق ہے اس لئے صرف میری ہی عبادت کرو۔

۳۔ کتاب مبین صفحہ ۲۸۶ میں بہاء اللہ لکھتا ہے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا الْمَسْجُوْنُ الْفَرِیْدُ۔ کہ کوئی خدا نہیں۔ مگر میں اکیلا (بہاء اللہ) جو قید ہوں۔ بہاء اللہ کے مرید بہاء اللہ کے روضہ کی پرستش کرتے ہیں۔ دیوان نوش ص۴ بہاء اللہ کے روضہ کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے

جُز خاکِ آستانِ تو مسجودِ خلق نیست　　اے سجدہ گاہ جان روان روضۂ بہا

گردیدہ انبیاء ہمہ ساجد بر این تراب　　اے قبلہ گاہ کروبیان روضۂ بہا

پھر صفحہ ۱۴۹ پر ہے: ع

اے مقصد و مقصود زماں روضۂ ابہیٰ　　اے معبد و معبود جہاں روضۂ ابہیٰ

اے معنی اسرار نہاں روضۂ ابہیٰ　　اے سجدہ گاہ عالمیاں روضۂ ابہیٰ

اس شریعت اسلامیہ میں جن عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ ان کی تفصیل دی گئی ہے مگر برخلاف اس کے شریعت بہائیہ کتاب الاقدس میں صرف ماں سے نکاح حرام کیا گیا ہے۔ باقیوں کا ذکر نہیں۔

۳۔ اسلامی شریعت میں چار تک نکاح کو جائز رکھا ہے مگر برعکس اس کے شریعت بہائیہ میں دو سے زیادہ عورتیں ناجائز ہیں۔ (دیکھو کتاب الاقدس صفحہ ۱۴۰)

۴۔ شریعت اسلامی میں مہر حسب توفیق و حیثیت جس قدر چاہیں مقرر کیا جا سکتا ہے مگر شریعت بہائیہ کتاب اقدس میں مہر کی مقدار شہروں میں ۱۹ مثقال سونا اور دیہات میں ۱۹ مثقال چاندی اور زیادہ سے زیادہ ۹۵ مثقال سونا اور ۹۵ مثقال چاندی علی الترتیب ہو سکتا ہے اس سے زیادہ مہر باندھنا حرام ہے (الاقدس ص ۱۳۵)

۵۔ اسلامی شریعت میں تین طلاق کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا مگر شریعت بہائیہ کتاب اقدس میں تین طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے۔ (الاقدس حکم ۱۴۳ عربی)

۶۔ اسلامی شریعت میں سُود حرام اور خدا سے جنگ کرنے کے برابر ہے مگر شریعت بہائیہ میں جائز ہے (دیکھو اشراقات۔ اشراق نہم ص۴ نیا ایڈیشن ص۴۳)

۷۔ اسلامی شریعت میں مَردوں کے لئے سونے چاندی کے برتنوں اور ریشمی لباس کا استعمال ناجائز ہے۔ مگر شریعت بہائیہ میں جائز ہے۔

"مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ اَوَانِیَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَا بَأْسَ عَلَيْهِ" (الاقدس)

۸۔ سر کا منڈوانا جو شریعت اسلامیہ میں جائز تھا اس کو شریعت بہائیہ نے ناجائز قرار دیا ہے لاتحلقوا رؤسکم قد زینها اللہ بالشعر" یعنی اے اہل بہاء! اپنے سروں کو ہرگز نہ منڈوانا کہ بالوں سے اُن کی زینت ہے۔ (کتاب الاقدس حکم ۱۰۱ عربی)

۹۔ شریعت اسلامیہ میں کھلے طور پر گانے بجانے کی ممانعت ہے مگر برخلاف اس کے کتاب اقدس میں لکھا ہے:۔ اِنّا حللنا لکم اصغاء الاصوات و النغمات کہ ہم نے تمہارے لئے گانا بجانا جائز کر دیا ہے۔ (الاقدس عربی حکم ۱۱۴)

۱۰۔ شریعت بہائیہ کے رُو سے ایک خاوند جو سفر پر گیا ہوا ہو۔ اُس کی بیوی ۹ ماہ انتظار کرنے کے بعد نیا نکاح کر سکتی ہے۔ حالانکہ اسلامی شریعت میں یہ جائز نہیں۔ (الاقدس عربی حکم ۱۳۷)

٭ ٭ ٭